حصہ دوم

جواب سوال نمبر 2

تعارف:

یوم جزا و سزا کا تصور انسانی زندگی پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ یوم جزا و سزا کے تصور کے لیے قیامت کا تصور لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یوم جزا و سزا کا تصور انسان کی زندگی پر نہ صرف انفرادی طور پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ روحانی اور معاشرتی سطح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ قیامت کا تصور اسلام میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں قیامت کے حوالے سے واضح ارشادات موجود ہیں جس سے قیامت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اسلام میں روز جزا اور سزا کا تصور

اسلام میں یوم جزا سے یہ مراد ہے کہ موت کے بعد انسان فنا نہیں ہو جاتا ہے بلکہ موت تو ایک جہاں سے دوسرے جہاں میں منتقل ہونے کا نام ہے

قیامت کا تصور: قیامت کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ایک ایسا دن ہوگا جب سب لوگ مر جائیں

تاریخ: ___/___/___

گے۔ اس دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع ہوں گے اور اپنے گناہوں اور نیکیوں کا بدلہ پائیں گے۔ جن لوگوں کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے وہ جنت میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے اور جن کے برے اعمال زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے جو ایک بہت ہی بری جگہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

فوج سائلھم خزنتھا الم یاتکم نذیر قالو بلی قد جاءنا۔۔۔

ترجمہ: جب ڈالی جائے گی فوج اس میں تو پوچھے گا ان سے ان کا رب کہ تمہارے پاس میرا پیغام دے کر کوئی نہیں آیا تھا تو وہ کہیں گے۔ ہاں آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا۔

(سورہ ملک القرآن)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں سے پوچھے گا کہ قیامت کے دن میرا نبی یا کوئی میرا بندہ بھی تمہارے پاس ہدایت لیکر نہیں آیا تو وہ کہیں گے کہ جی ہاں آیا تھا لیکن ہم نے اس کا انکار کیا ہے۔ کاش کہ ہم اس کا انکار نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے۔ اس لیے ہر مسلمان اور انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں تاکہ انسان نہ صرف اس دنیا بلکہ آخرت میں بھی کامیاب ہو سکے

تاریخ: ___/___/___

یوم جزا و سزا کے انسانی زندگی پر اثرات۔

یوم جزا و سزا کے انسانی زندگی پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں

(1) احساس ذمہ داری کا احساس:

یوم جزا و سزا پر ایمان لانے سے انسان میں ذمہ داری کا احساس بڑھتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اگر وہ نیک اعمال کرے گا تو وہ جنت میں جائے گا جو کہ ایک نہایت ہی اچھی جگہ اور اگر وہ برے اعمال کرے گا تو دوزخ میں جائے گا جو کہ ایک بہت ہی بری جگہ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ۔

ترجمہ: انسان کیلئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

(القرآن)

(2) تقویٰ کا حصول:

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین

تاریخ: ___/___/___

رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جو کہ ایک بہت ہی دردناک عذاب ہے۔

(iii) عزتِ نفس:

روزِ قیامت پر یقین رکھنے سے انسان میں عزتِ نفس پیدا ہوتا ہے۔ انسان لوگوں کے سامنے جھکنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے کیونکہ وہ اس حقیقت کو جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کے مالک ہے اور کائنات کے سب چیزوں کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

(iv) امن کو فروغ:

روزِ قیامت کا یقین رکھنے سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر انسان یہ بات جانتا ہے کہ اگر وہ گناہ کرے گا تو قیامت کے روز اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ اس لیے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

ارشادِ ربانی:

من قتل نفس بغیر نفس او فساد فی الارض

ترجمہ: جس کسی انسان نے دوسرے انسان کو قتل کر دیا فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا تو اُس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی گویا اُس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔

(القرآن)

تاریخ: __/__/__

7) جرائم کا خاتمہ:

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے سے معاشرے میں جرائم کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جرم کرنے والا انسان جانتا ہے کہ اگر وہ آج دنیا میں سزا سے بچ بھی گیا تو قیامت کے روز اس کو سزا سے کون بچائے گا۔

ارشاد ربانی ہے۔

"جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب باخبر ہے"

(القرآن)

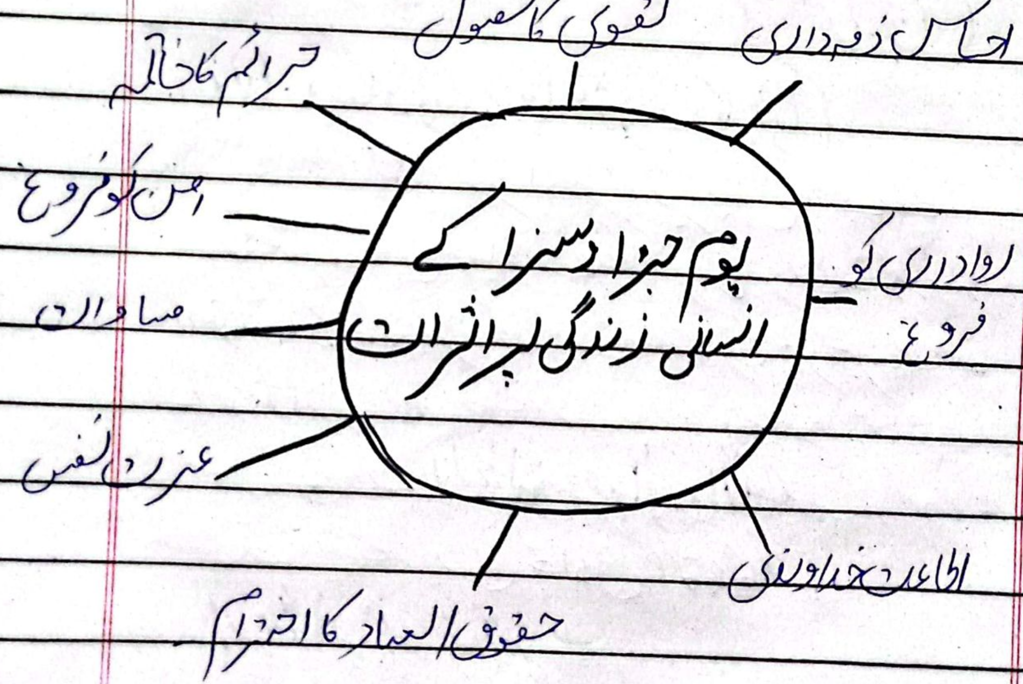

تاریخ: __/__/__

(vi) رواداری کو فروغ

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے سے رواداری کو فروغ ملتا ہے۔ تمام مذاہب کے لوگ مل کر رہتے ہیں کیونکہ مسلمان جانتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا قیامت کے روز اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"دین میں کوئی جبر نہیں ہے بے شک ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے"

(القرآن)

(vii) مساوی معاشرے کا قیام

یوم جزا اور سزا پر یقین رکھنے سے معاشرے میں مساوات کو فروغ ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔

ارشاد ہے۔

الخلق عیال اللہ۔

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ

"تمام انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

کسی عجمی کو کسی عربی پر اور نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضلیت حاصل نہیں"

vii) حقوق العباد کا احترام

یوم جزا و سزا پر ایمان رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے حقوق معاف کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ اُس وقت معاف نہیں کرے گا جب تک کہ وہ بندہ معاف نہ کر دے جس کے حقوق تلف ہوئے ہیں۔ اس لیے ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق کا احترام کرتا ہے

viii) اطاعت خداوندی:

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے والا شخص اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب جہان کے مالک ہیں ان کے حکم کے بغیر درخت کا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ

ایک نعبد و ایک نستعین

ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں

(سورۃ فاتحہ، القرآن)

(۸) گناہوں سے چھٹکارہ

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے والا انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے کیونکہ جہنم اور جنت پر یقین رکھنے والا شخص گناہوں سے بچتا ہے اور نیکیوں کی طرف بڑھتا ہے جس کی وجہ سے وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے

ارشاد ربانی ہے

خلدین فیہا ابدا

اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

(القرآن)

حاصل بحث

یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے سے انسان زندگی اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں یوم جزا و سزا پر یقین رکھنے سے انسان اور اللہ تعالیٰ کا تعلق مضبوط ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے

تاریخ: __/__/__

جواب سوال نمبر 3

تعارف:

زکوٰۃ و صدقات کو اسلامی تعلیمات
میں اہم مقام حاصل ہے زکوٰۃ و صدقات دینے
سے انسانی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے
ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات کے نظام سے معاشرے میں غربت
کا خاتمہ ہوتا ہے اس نظام کے انسانی زندگی پر
نہ صرف مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ اس
سے پورا معاشرہ مستفید ہوتا ہے اور معاشرہ
امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ زکوٰۃ و صدقات
کا نظام نافذ العمل ہے۔ اگر آج بھی مسلم ممالک
اس عمل کو اپنی ریاستوں پر نافذ کریں تو پورا
ملک اس سے مستفید ہو سکتا ہے جس کو دیکھ کر یہ نظام
سارے عالم میں رائج میں کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم

لغوی معنی:

زکوٰۃ سے مراد نشوونما پانا، بڑھنا
، پاک کرنا۔

اصطلاحی معنی:

اس سے مراد زکوٰۃ ہر اس شخص
پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہو اور اس کے

تاریخ: ___/___/___

پاس اس مال کو خرچ کرنے کی صلاحیت ہو تو
اس شخص پر اڑھائی فیصد زکوۃ فرض ہے
جو کہ وہ مصارف زکوۃ پر خرچ کر سکتا۔

صدقہ: اسلام میں صدقہ سے مراد وہ رقم جو
کوئی شخص اپنی مرضی سے غرباء مسکین
یا کسی حقدار شخص کو دے دے۔ صدقہ دینے
سے مال بڑھتا ہے

مصارف زکوۃ

انما الصدقت للفقرء والمسکین والعملین
الیھا مولفۃ القلوب......

(القرآن)

ترجمہ: زکوۃ کو فقراء، مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب
غارمین، گردنوں چھڑانے، اللہ کی راہ میں، اور مسافروں
پر (خرچ کی جا سکتی ہے)

اس آیت کی روشنی میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ
مصارف زکوۃ 8 ہے جن پر رقم خرچ کی جا سکتی ہے
جو کہ درج ذیل ہیں

① فقراء ② مساکین ③ عاملین
④ مولفۃ القلوب (جن کے دلوں میں اسلام کی محبت

تاریخ: __/__/__

پیدا کرنا مقصود ہو) (5) غارمین (وہ شخص
جو اپنے قرض خود ادا نہ کر سکتا ہو)

(6) غلاموں کو آزاد کرنے

(7) فی سبیل اللہ۔

(8) مسافروں کی راہ میں خرچ کرنا۔

یہ آٹھ مصارف زکوۃ ہیں جن پر زکوۃ خرچ کرنا کا حکم دیا گیا۔ باقی اپنی والدہ، بیوی، باپ، بچوں پر زکوۃ فرض نہیں کیونکہ یہ خود ایک شخص کی ذمہ داری ہیں۔

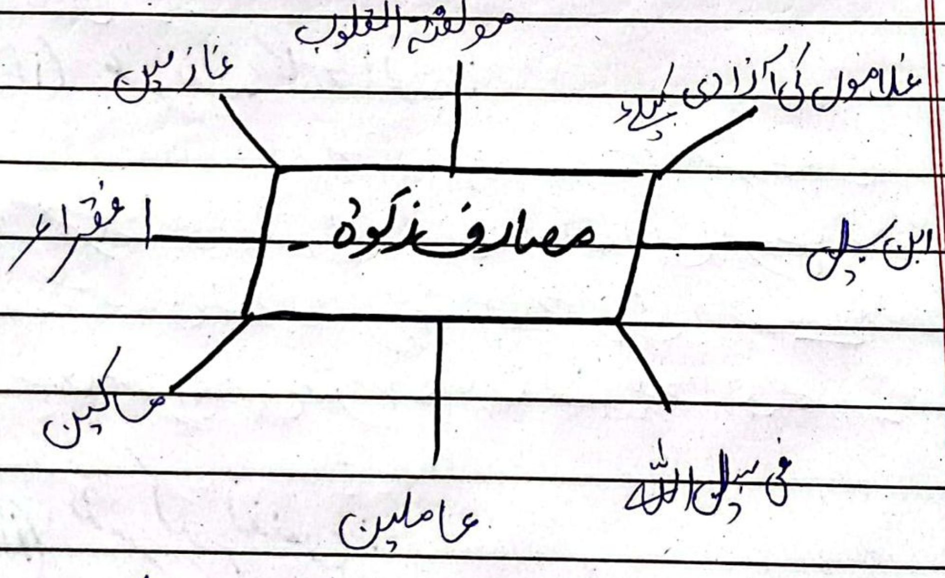

زکوۃ و صدقات کے انسان کی روحانی، سماجی اور اخلاقی زندگی پر اثرات

تاریخ: ___/___/___

زکوۃ و صدقات انسانی زندگی اور معاشرے پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں

(i) دولت گردش میں رہتی ہے۔

زکوۃ دینے سے دولت گردش میں رہتی ہے۔ ایک امیر شخص جب دولت غریبوں میں بانٹتا ہے تو اس سے دولت گردش میں آتی ہے۔ دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے معاشرے میں گردش کرتی ہے جس سے معاشرے کے باقی افراد بھی خوشگوار زندگی گزارتے ہیں۔

(ii) غربت کا خاتمہ:

زکوۃ دینے سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے لوگ اپنی ضروریات با آسانی پوری کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(iii) تزکیہ نفس:

زکوۃ کی ادائیگی سے تزکیہ نفس بھی ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل سے مال کی محبت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسان اپنی زندگی اللہ کی محبت میں جینے لگتا ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد خلق خدا کی خدمت بن جاتا ہے

تاریخ: ___/___/___

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قد افلح من تزکی۔

فلاح پا گیا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا

(القرآن)

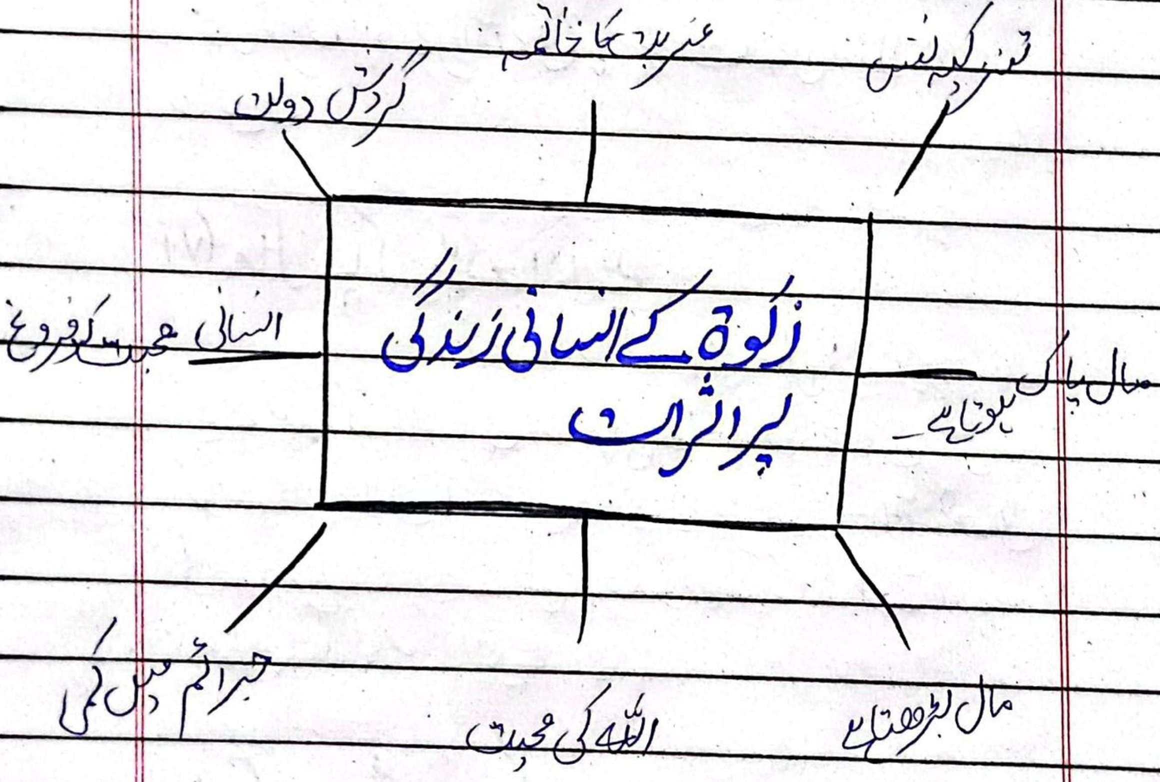

(1) مال بڑھتا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا مال بڑھتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے انسان کے مال میں برکت ہو جاتی ہے۔ اس کا کاروبار بڑھتے

تاریخ: ___/___/___

ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ارشاد نبوی ﷺ

بے شک صدقہ مال کو بڑھاتا ہے۔

(حدیث مبارکہ)

(iv) اللہ تعالیٰ کی محبت

زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ انسان مال اور دنیا میں ترک ہو کر اللہ کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(vi) مال پاک ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد وہ شخص مال کو کسی بھی حلال کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس کا مال پاک ہو جاتا ہے

(vii) جرائم میں کمی

زکوٰۃ ادا کرنے سے جرائم میں کمی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں ~~جرم~~ غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص کا بھی شکر گزار ہو جاتا ہے اس لیے

تاریخ: ___/___/___

معاشرے میں جرائم کا خاتمہ ہو جاتا ہے

(۱۳) پرامن معاشرے کا قیام:

زکوٰۃ ادا کرنے سے پرامن معاشرے کا قیام وجود میں آتا ہے۔ لوگ امن پسند ہو جاتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے جرائم میں کمی آتی ہے اور اس سے انسان کا نفس بھی دنیاوی کاموں کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے

(۱۴) امیر و غریب کے درمیان محبت:

زکوٰۃ ادا کرنے سے امیر و غریب کے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ جب امیر کسی غریب کی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کا احترام اور محبت پیدا ہو جاتی ہے

خلاصہ بحث:

اسلام میں صدقہ و زکوٰۃ کے نظام کو نہایت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس سے بہت سے جرائم میں کمی آ جاتی ہے انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا۔ انسان کے دل میں اللہ کی محبت پیدا ہو جاتی اور انسان اللہ کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے

تاریخ: __/__/__

جواب سوال نمبر 7

تعارف:

اسلام صرف ایک مذہب ہی
نہیں جو صرف عبادات کا مجموعہ ہو بلکہ یہ ایسا نظام
ہے جو انسان کی زندگی کا ہر لحاظ سے احاطہ کرتا ہے
اسلام انسان کو نہ صرف انفرادی طور پر زندگی
گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے بلکہ اس کو معاشرے
میں رہنے سہنے کے انداز بھی سکھاتا ہے اسلام انسان
کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ انسان اپنی معاشی ضروریات
کا خیال کیسے رکھتا ہے۔ اس لیے اسلام نے انسان کو یہ
معاشی رہنما اصول مقرر کئے ہیں جن پر
عمل کر کے انسان نہ صرف اس دنیا بلکہ آخرت
میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام
ایک ایسا نظام ہے جو نافذ العمل ہے حضرت عمر رض
اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے دور میں یہ نظام
مکمل طور پر نافذ العمل تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے دنیا کو
یہ نظام رائج کر کے بتا دیا کہ اگر کوئی اس
نظام پر عمل پیرا ہو جائے تو معاشرے سے
غربت کا مکمل خاتمہ ممکن ہے

تاریخ: __/__/__

اسلام کا معاشی نظام

اسلام کے معاشی نظام سے مراد ایک ایسا نظام ہے
جہاں میں لوگوں کو آگے بڑھنے کے لیے مواقع
ملیں ہوں۔ اسلامی معاشی نظام میں ناجائز طریقے سے
دولت کو اکٹھے کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے جیسا کہ
سود کا کاروبار، جھوٹ بول کر مال کمانا، یا جوا بازی کرنا
وغیرہ۔ اسلام کے معاشی نظام میں سب سے حرام
ذرائع آمدنی ہے۔ اسلام میں حلال رزق کمانے کا
حکم دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال رزق کو
پسند فرماتے ہیں۔

ارشاد رسول ﷺ ہے۔

حلال رزق کمانے والا اللہ کا دوست ہے

اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حلال رزق
کمانے والے کو اسلام میں بہت زیادہ اہمیت حاصل
ہے

اسلام کے معاشی اصول

درج ذیل پوائنٹس اسلام کے اصول ہیں

۱) حرام ذرائع کی ممانعت:

اسلام میں حرام طریقے سے کمانے
والوں کیلئے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ حرام
کمانے والا شخص وہ شخص جو غلط طریقوں کو استعمال

تاریخ: ___/___/___

کر کے مال کمانا ہے جیسا کہ جھوٹ بولنا
دھوکہ دہی سے کام لینا، جوا کھیلنا وغیرہ
اسلام میں ہر ایسے کام کی ممانعت جو انسان کو
بغیر محنت کے کمانے پر حوصلہ افزائی کرتا ہے

مفہوم:

ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ
حرام کی کمائی کا ایک لقمہ کھانے والے شخص کی
چالیس دن عبادت قبول نہیں ہوتی۔

ii) سود سے پاک نظام:

اسلام کا نظام سود سے پاک نظام
ہے۔ اسلام میں سود لینے اور دینے والے دونوں
کو سزا سنائی گئی ہے

حدیث نبوی ﷺ ہے

سود لینے والا اور دینے والا دونوں
شخص جہنمی ہیں۔

(الحدیث)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں یہ واضح
ہوتا ہے کہ اسلام میں سود کی سخت ممانعت ہے

iii) زکوۃ کا نظام:

اسلام میں زکوۃ ہر صاحب
نصاب شخص پر اڑھائی فیصد کی حساب سے

تاریخ: __/__/__

فرض ہے۔ زکوۃ کا نظام حضور اکرم ﷺ کے دور میں
رائج ہوا۔ اسلام میں زکوۃ کو بہت زیادہ اہمیت
حاصل ہے۔ زکوۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

واقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

(البقرہ القرآن)

(7) نئے ٹیکسوں کا قیام:

اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ
اگر وہ نئے ٹیکس عوام پر لاگو کرنا چاہے تو وہ
لاگو کر سکتی ہے مگر اس سلسلے میں غریب عوام کا
خاص خیال رکھا۔

(8) بیت المال کا نظام:

اسلام کے معاشی نظام میں
بیت المال کے نظام کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔
حضرت عمر رض نادار لوگوں، غریبوں، مسکینوں،
بیواؤں اور یتیموں کی مالی مدد کیلئے یہ نظام
قائم کیا۔ تاکہ معاشرے کے کمزور افراد جو اپنی
معاشی ضروریات خود پوری کرنے کے قابل نہیں تو
اسلامی ریاست ان کی فلاح کیلئے کام کرتی ہے۔

تاریخ: ___/___/___

vii) حلال رزق:

اسلام میں حلال رزق کمانے والے کو اللہ تعالیٰ کا دوست قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ شخص کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اپنی ہاتھ کی کمائی سے اپنے خاندان کی پرورش کرتا ہے اسلام میں ہر طرح کے حرام کے ذرائع کی ممانعت ہے

viii) ذاتی ملکیت کا تصور۔

اسلام کے معاشی نظام میں ذاتی ملکیت کا تصور موجود ہے۔ ذاتی ملکیت سے مراد ہے کہ ایک شخص جو اسلام کے معاشی اصولوں پر عمل پیرا ہو وہ جہاں چاہے حلال کاموں میں اپنا مال خرچ کر سکتا ہے مگر اسلام میں اعتدال کا تصور موجود ہے۔

ix) فضول خرچی کی ممانعت:

اسلام میں فضول خرچی سے سختی سے منع کیا گیا ہے کیونکہ فضول خرچی سے انسان اپنا مال فضول کاموں میں خرچ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے کنجوسی والے رویے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اسلام میں اعتدال کا تصور پایا جاتا ہے

تاریخ: ___/___/___

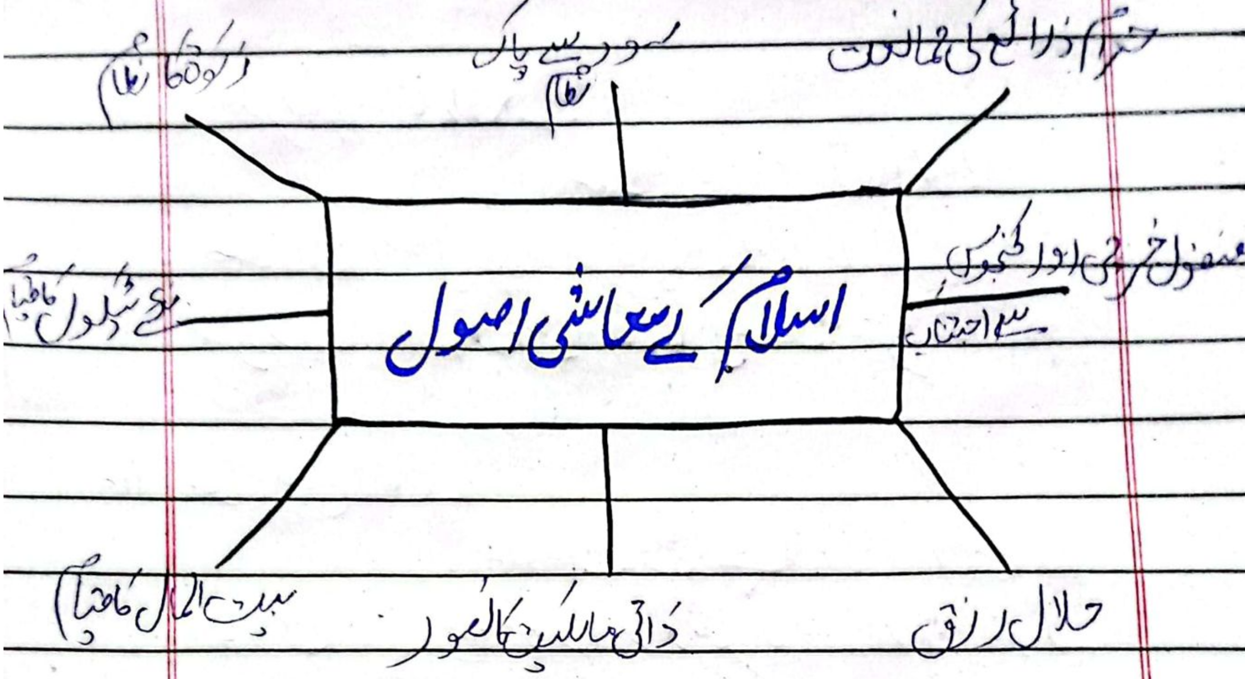

اسلام کے معاشی اصول اور جدید دور

اسلام کا معاشی نظام آج بھی اتنا ہی قابل عمل جتنا کہ آج سے چودہ سو سال قبل۔ درج ذیل ہدایات ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ ہم اس طرح اس عمل کو نافذ کر سکتے ہیں۔

(i) اسلامی ریاستوں کو چاہیے کہ وہ سود کے نظام کو ختم کر دیں۔ اور اسی طرح کہ دیگر ناجائز کاموں سے بھی بچ جائیں۔

(ii) بیت المال کا قیام: اگرچہ حکومتیں مختلف طریقوں سے غریب لوگوں کی مدد کرتے ہیں لیکن اگر بیت المال

کا نظام قائم کیا جائے تو یہ نظام اچھی طرح قابل عمل

(iii) شریعت کا نفاذ:
اسلام کے معاشی نظام کو مکمل
طور نافذ العمل کیلئے شریعت کا مکمل پابند ہونا بہت
ضروری کیونکہ تب ہی اسلام کا اچھے معاشرہ قائم ہو
سکے گا۔

(iv) عوام میں آگاہی:
حکومت کو چاہیے کہ وہ عوام میں سود
خوری، منافع خور اور دیگر غیر منصفانہ نظام جو کہ
حرام ہیں ان کے نقصانات سے عوام میں آگاہی
پیدا کریں۔ اس طرح بھی یہ نظام نافذ ہو سکتا ہے۔

7/ خلاصہ بحث:

اسلام کا معاشی نظام
پوری طرح سے نافذ العمل آج بھی ہے لیکن ضرورت
یہ ہے کہ اگر معاشرے میں شریعت کو نافذ کیا
جائے اور اسلام کے معاشی اصول کو سمجھ کر
عمل کیا جائے تو اس نظام سے مکمل استفادہ حاصل
کیا جا سکتا ہے۔

تاریخ: ___/___/___

جواب سوال نمبر 18(1)

تعارف

شریعت سے مراد ایک ایسا نظام زندگی جو ہمیں اسلام کے مطابق زندگی گزارنے میں رہنمائی دیتا ہے۔ اسلام میں شریعت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ جو کہ قرآن، حدیث اجماع، اور قیاس ہیں۔ اسلام میں ہر ایک ذرائع کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے قابل عمل ہے۔

شریعت کے ماخذ

اسلام میں شریعت کے چار ماخذ ہے۔

(1) قرآن

قرآن ایک آسمانی کتاب جو حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ قرآن ایک ایسی کتاب جو انسان کو نہ صرف عبادات

تاریخ: ___/___/___

کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے بلکہ زندگی گزارنے
کے جامع اصول بھی مہیا کرتی ہے جس سے
انسان نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کامیاب
ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو اپنی اصلی
حالت میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن
پاک کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔

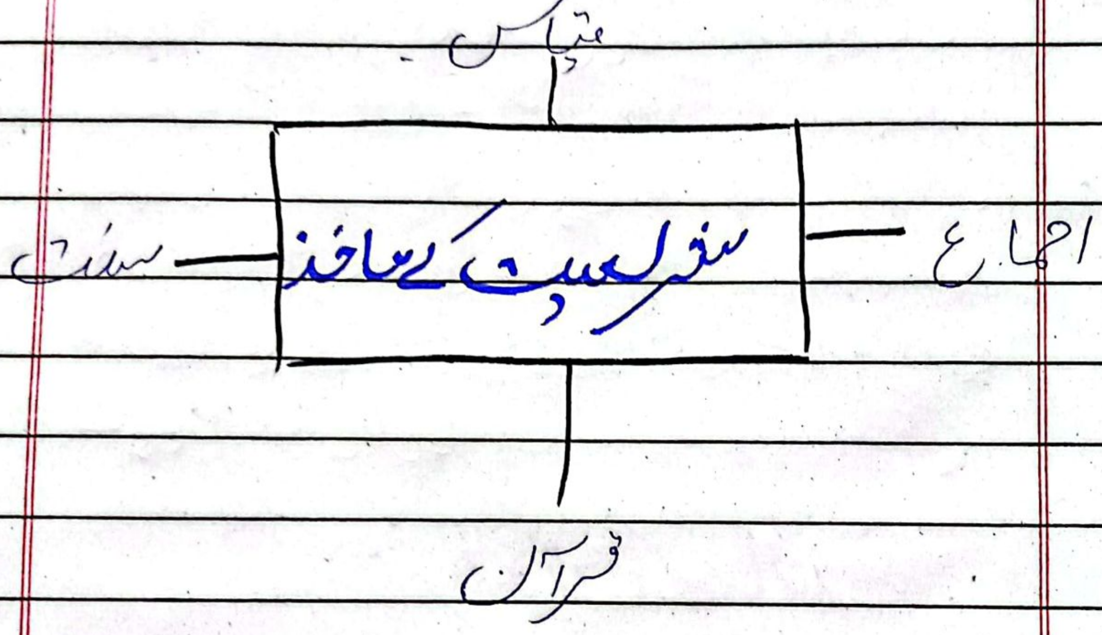

2 حدیث:

حدیث اس قول کو کہتے ہیں جو حضور اکرم ﷺ
نے بیان کیا اور یا جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے
کوئی عمل یا قول بیان کیا گیا اور حضور اکرم ﷺ نے
اس پر خاموشی اختیار کر لی ہو۔
اسلام میں حدیث دوسرا ماخذ شریعت ہے

تاریخ: ___/___/___

شریعت ہے

ارشاد ربانی ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم.

تحقیق کہ تمہارے لیے حضور اکرم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

قیاس:

3۔ اجماع:

اسلام میں تیسرا ماخذ شریعت اجماع ہے۔ اجماع سے مراد کہ وہ معمول یا مسئلہ جس پر تمام یا اکثریت کہ علماء کا تسلی بخش رضا مند حاصل ہو۔ اس لیے اجماع تیسرا شریعت کا ماخذ ہے۔

4۔ قیاس

اسلام چوتھا اور آخری ماخذ شریعت قیاس ہے۔ اس سے مراد اگر انسان کو کوئی مسئلہ پیش آجائے تو وہ اپنی عقل کو استعمال کرکے اسلام اصولوں کے مطابق اس پر قیاس اخذ کر سکتا ہے۔ خواہ کہ یہ عمل قابل عمل بھی ہو اور اسلام کے مطابق ہے۔

تاریخ: ___/___/___

حاصل بحث۔

اسلام میں شریعت کے
چار ماخذ ہیں۔ اسلام چونکہ قابل عمل اور
ہر دور میں قابل عمل دین ہے۔ اس لیے ان
چار ماخذ میں رہتے ہوئے انسان ہر طرح
کے مسئلہ کا حل تلاش کر سکتا ہے۔

CamScanner